1

حمد

ماخذ: انتخاب نعت جلد پنجم　　شاعر: حفیظ جالندھری　　ہیئت: مثنوی

شاعر کا تعارف: (U.B+K.B)

خالق قومی ترانہ رومانوی شاعر، ابوالاثر حفیظؔ جالندھری 14 جنوری 1900ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ اصل نام محمد حفیظ تھا جب کہ حفیظؔ تخلص کرتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ چونکہ آپ کے گھریلو حالات سازگار نہ تھے اس لیے تعلیم ادھوری رہ گئی۔ آپ شعر و شاعری کا فطری ذوق رکھتے تھے۔ چنانچہ بچپن ہی میں شعر کہنے لگے آپ کو نامور فارسی شاعر مولانا غلام قادر گرامی سے اصلاح حاصل رہی۔ آپ مختلف اَدبی رسائل میں لکھتے رہے اور یوں بے پناہ محنت و ریاضت سے نامور شعرا کی فہرست میں جگہ بنائی۔ آپ مختلف سرکاری محکموں سے وابستہ رہے۔ پاک فوج میں ڈائریکٹر جنزل مورال، صدر پاکستان کے چیف ایڈوائزر اور رائٹرز گِلڈ کے ڈائریکٹر کے مَنصب پر بھی فائز رہے۔ حفیظ نے 21 دسمبر 1982ء کو لاہور میں وفات پائی اور مینار پاکستان کے قریب اقبال پارک میں آسودہ خاک ہوئے۔

حفیظ کا کلام باکمال ہے زبان کی صفائی اور سادگی، سوز و گداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ پاکستان کا قومی ترانہ ان کی ایک باعثِ فخر تخلیق ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے مُتعدد قومی گیت اور نظمیں لکھی بھی ہیں۔ چونکہ آپ ایک قادر الکلام شاعر تھے لہٰذا آپ نے مختلف اِصنافِ سُخن (مثنوی، گیت، غزل اور نظم وغیرہ) میں طبع آزمائی کی۔

حفیظ کی مختلف تَصانیف میں تلخابۂ شیریں، سوز و ساز، حفیظ کے گیت، حفیظ کی نظمیں چیونٹی نامہ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ''شاہ نامہ اسلام'' ان کی ایک قابلِ قدر تخلیق ہے۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حَرفِ کُن	وہ حرف جس کی بدولت دنیا مافیہا کی ہر چیز وجود میں آئی۔ نص قرآنی ہے "**کن فیکون**" ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے۔	کشاکش	کھینچا تانی، کشمکش
صدا	آواز	ہاؤہو	شور
عَالَم	دنیا	صَدائے ہاؤہُو	طرح طرح کی سرگرمیوں اور ہنگاموں کی آوازیں
نظامِ آسمانی	فلکیاتی نظام، اجرام فلکی یعنی آسمان پر چاند، سورج، ستارے اور سیارے کا نظام	حکمرانی	بادشاہت
بہارِ جاودانی	ہمیشہ رہنے والی بہار	باغبانی	باغ لگانا، باغ کی دیکھ بھال کرنا
جلوہ آرا ہونا	جھلک دکھانا، نمودار ہونا	مَظاہر	دکھائی دینے والی چیزیں، نشانیاں
قدرت	طاقت، حاوی	داتا	دینے والا، اللہ تعالیٰ
دسترخوان	ایسا کپڑا جس پر کھانا چنا جاتا ہے	نعمت	انعام، عمدہ شے
تر	گیلا	سرد و گرم	ٹھنڈا اور گرم، راحتیں اور مشکلات
اُجالا	روشنی	تاریکی	اندھیرا
ذاتِ باری	اللہ تعالیٰ کی ذات	شان	عظمت
کائنات	دنیا	مخلوقات	مخلوق کی جمع، تمام مخلوق، پیدا کردہ اشیاء
خالق	پیدا کرنے والا، اللہ تعالیٰ	نباتات	اُگی ہوئی چیزیں، جڑی بوٹیاں
جَمَادات	جمی ہوئی چیزیں، پتھر، دھاتیں وغیرہ	حیوانات	حیوان کی جمع، جانور
بَشر	انسان	فطرت	قدرت، عادت، طبیعت، جبلت
شَیدا	عاشق، جان قربان کرنے والا	لو	لگن
اُجالا اور تاریکی	روشنی اور اندھیرا		

www.ilmkidunya.com

نظم کا مرکزی خیال

(U.B+A.B)

شاعر کا نام : شاعر کا نام: حفیظؔ جالندھری

نظم کا عنوان: حمد

مرکزی خیال:-

اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ کُن سے ساری دنیا کو پیدا کیا ہے۔ وہی ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔ اس نے انسان کو اسلام کی فطرت پر پیدا کیا ہے اور پھر آپ ﷺ کی محبت سے سرفراز کر کے انسان کی تکمیل کی ہے۔

نظم کا خلاصہ

(U.B+A.B)

شاعر کا نام: شاعر کا نام: حفیظؔ جالندھری

نظم کا عنوان: حمد

خلاصہ:-

اللہ تعالیٰ نے ایک حرفِ کُن سے ساری دنیا کو پیدا کیا اور پھر اس میں گہما گہمی بھر دی۔ اس دنیا اور آسمان کا سارا نظام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ زمین پر موسموں کا بدل بدل کر آنا جانا، انسان کے لیے ہر قسم کی نعمتوں کی فراوانی، پھل، پھول اور اناج، ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ تمام مخلوقات جن، انسان، چرند، پرند، حیوانات غرض کہ دنیا کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے۔ اس کا سب سے بڑا کرم یہ ہے کہ اس نے انسان کو نیک فطرت پر پیدا کیا ہے اور حضرت محمد ﷺ کے نام پر قربان ہونے کا جذبہ دلوں میں رکھا ہے۔

اشعار کی تشریح

شعر 1:- (لاہور بورڈ 2014، 2018) پہلا گروپ

اسی نے ایک حرفِ کُن سے پیدا کر دیا عالم
کشاکش کی صدائے ہاؤ ہو سے بھر دیا عالم

حوالہ شعر:- (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : حفیظؔ جالندھری

ماخذ : انتخاب نعت جلد پنجم

مفہوم : اللہ تعالیٰ نے ایک حرفِ کُن ''کہ کر تمام کائنات تخلیق کی اور پھر مختلف سرگرمیوں سے اس کو پر رونق بنا دیا۔ (U.B+A.B)

تشریح:- (U.B+A.B)

''حمد'' کے لغوی معنی تعریف کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا ہے۔ یہ ایک قدیم ترین صنفِ سخن ہے۔ فنی اور تکنیکی انداز سے ہٹ کر دیکھیں تو کائنات میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کا آغاز تخلیقِ کائنات سے پہلے ہوا تھا۔ تخلیق آدم سے قبل فرشتے شب و روز اللہ تعالیٰ کی تعریف

اور تسبیح وتہلیل میں مصروف تھے۔ تخلیقِ کائنات کے ساتھ ہی کائنات کی ہر شے اللہ کی تعریف میں مشغول ہوگئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس تعریف وتوصیف کے انداز میں بھی تنوّع آتا گیا اور عربی وفارسی زبان میں حمد یہ شاعری کا رجحان بڑھا۔ اردو میں شاعروں نے اپنے دیوان ترتیب دیتے وقت حمد یہ اشعار سے ابتدا کی۔ شامل نصاب ''حمد'' حفیظ جالندھری کی فکر کا حاصل ہے جس میں شاعر نے مظاہر کائنات کو اللہ تعالیٰ کی حکمت وقدرت کی مُسلّم نشانیاں قرار دیتے ہوئے اُسے نظام کائنات کا خالق و مالک بتایا ہے۔

تشریح طلب شعر میں شاعر حفیظ جالندھری نے کائنات کے تخلیقی عمل پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ خدا خالقِ کُل ہے یہ ارض وسماں اس کی خلاقی کے ثبوت ہیں اور ان کی تخلیق میں اسے کسی قسم کی تگ ودو یا دقت در پیش نہیں بل کہ اس کا کہا ہوا ایک حرف ''کن'' ہی اس تخلیقی عمل کا پیش خیمہ ہے۔ دراصل حفیظ جالندھری کا اشارہ قرآن میں بیان کردہ الفاظ کن فیکون کی طرف ہے۔

قرآن میں ہے۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ○

(سورہ یٰس-82)

ترجمہ:

''اس کا امر (تخلیق) فقط یہ ہے کہ جب وہ کسی شے کو (پیدا فرمانا) چاہتا ہے
تو اسے فرماتا ہے کہ ہو جا پس وہ فوراً (موجود یا ظاہر) ہو جاتی ہے۔''

ان الفاظ کے ذریعے خدا بندے پر باور کرتا ہے کہ تخلیقی عمل کے لیے تگ ودو محنت ومشقت اور منصوبہ بندی خدا کی نہیں بندے کی صفت ہے۔ خدا تو کسی چیز کو بنانے کے لیے صرف کن (ہو جا) کا حکم دیتا ہے اور بس پھر خدائی حکم کے تابع ہر شے فیکون یعنی (ہو جاتی ہے) کہ عمل سے گزر کر فوراً وقوع پذیر ہو جاتی ہے اور پھر یہ عمل تسلسل سے جاری رہتا ہے۔

؎ یہ کائنات ابھی نا تمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دَما دَم صدائے کُن فیکون

شاعر کے نزدیک خدا نے کائنات کو تخلیق کر کے اس میں انسانی زندگی کی ابتدا کی اور پھر انسان کو جینے، زندہ رہنے، ترقی کرنے اور اہداف کے حصول کے لیے ہر دم کوشاں رہنے کا شعور بخشا۔ بس پھر انہی اہداف کے حُصول کی تگ ودو کائنات کے سینے میں صدائے ہاؤ ہو کی دھڑکن بن کر سنائی دینے لگی۔ تب انسانی زندگی اک اجتماعی جدوجہد سے تعبیر پانے لگی اور انسان کا فطری لالچی پن اسے چھینا جھپٹی پر مجبور کرنے لگا اور فرشتوں کا کہا ''ہمیں اس (انسان) میں فتنہ وفساد کی بو آتی ہے'' سچ ثابت ہونے لگا خدا کا نائب حضرت انساں اجاڑ ویران اور بے آباد دنیا کو مُتعدد سرگرمیوں سے کرنے لگا لیکن یہ سب خود بخود نہیں ہوا بلکہ یہ بھی خدائی مَصلحت ہے دراصل خدا نے انسانی سَرِشت کو اس طرح ترتیب دیا کہ انسانی تجسس، جستجو اور حصول عمل کا جذبہ کائنات کی رونق، گہما گہمی اور چہل پہل کی اصل وجہ بن گیا اور کائنات عجب تماشا گاہ بن گئی جس کا تماشائی خود خدا ہے۔

؎ ظہور آدم خاکی سے ہم کو یقیں آیا
تماشا انجمن کا دیکھنے خَلوت نشیں آیا

شعر کے دوسرے مِصرعے میں انسانی حیات کی گہما گہمی کو ''کشاکش کی صدائے ہاؤ ہو'' جیسے الفاظ سے بیان کرنا حفیظ جالندھری کی فنی مہارت کا ثبوت ہے۔ بہ حیثیتِ مجموعی شعر، شاعر کی فکری اور فنی صلاحیتوں کی پختگی کی دلیل ہے۔

www.ilmkidunya.com

شعر2:۔ (لاہور بورڈ2015) پہلا گروپ

نظامِ آسمانی ہے اسی کی حکمرانی سے
بہارِ جاوِدانی ہے اسی کی باغبانی سے

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : حفیظ جالندھری

ماخذ : انتخاب نعت جلد پنجم

مفہوم : آسمان پر اَجرامِ فلکی کا نظام خدا کے تابع ہے اور زمین پر مظاہر فطرت کی بہار بھی خدا کی باغبانی سے ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

''حمد'' کے لغوی معنی تعریف کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا ہے۔ یہ ایک قدیم ترین صنفِ سخن ہے۔ فنی اور تکنیکی انداز سے ہٹ کر دیکھیں تو کائنات میں اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف کا آغاز تخلیقِ کائنات سے پہلے ہوا تھا۔ تخلیق آدم سے قبل فرشتے شب وروز اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تسبیح وتہلیل میں مصروف تھے۔ تخلیقِ کائنات کے ساتھ ہی کائنات کی ہر شے اللہ کی تعریف میں مشغول ہوگئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس تعریف وتوصیف کے انداز میں بھی تنوع آتا گیا اور عربی وفارسی زبان میں حمد یہ شاعری کا رجحان بڑھا۔ اردو میں شاعروں نے اپنے دِیوان ترتیب دیتے وقت حمد یہ اَشعار سے ابتدا کی۔ شامل نصاب ''حمد'' حفیظ جالندھری کی فکر کا حاصل ہے جس میں شاعر نے مظاہر کائنات کو اللہ تعالیٰ کی حکمت وقدرت کی مُسلّم نشانیاں قرار دیتے ہوئے اُسے نظام کائنات کا خالق ومالک بتایا ہے۔

زیرتشریح شعر میں حفیظ جالندھری نے خدا کو قادِرِ مُطلق اور خالق کُل قرار دیا ہے۔ زمین وآسماں کی آراستگی خدا کی کاریگری کا ثبوت ہے۔ انسان کے سر پر سایہ فگن بے ستون وسیع وعریض آسمان اپنے اندر لاتعداد اجرام فلکی سموئے ہوئے ہے۔ دیکھا جائے تو ان ستاروں، سیاروں اور شمس وقمر کی گردش اپنے اپنے مداروں میں مقررہ وقت پر ہے ارشاد ربی ہے۔

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ط وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ O

(سورہ یٰسں: 40)

ترجمہ:

''نہ سورج کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے نمودار ہوسکتی ہے اور سب (ستارے اور سیارے) اپنے اپنے مدار میں حرکت پذیر ہیں۔''

گویا کہ آسمانی نظام تابع حکم خداوندی ہے اور دوسری طرف انسان کے پیروں تلے بچھی زمین پر خدا کے تخلیق کردہ بے شمار مظاہر فطرت اس کی بے پایاں ہنر کاری کے ثبوت ہیں خدا نے یہ زمین کسی ماہر باغباں کی طرح سجائی ہے جس میں دیکھنے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ

(سورہ آل عمران .190)

ترجمہ:

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب وروز کی گردش میں عقلِ سلیم والوں کے لیے (اللہ کی قدرت) کی نشانیاں ہیں۔''

www.ilmkidunya.com

یہ بلند و بالا پہاڑ، سرسبز و شاداب میدان، بدلتی رُتیں، کھلتے پھول، اُٹھتے سحاب، بہتے دریا، چلتی ندیاں، اور گرتے جھرنے سبھی کچھ خدا کے تخلیق کردہ حسین و جمیل مظاہر ہیں۔ جنھیں خدا نے نہ صرف ایک ماہر مالی کی طرح سینچا اور آراستہ کیا ہے بلکہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ان کو بہارِ جاودانی بھی بخشی ہے۔

؎ رنگ تیرا چمن میں بُو تیری
خوب دیکھا تو باغباں تُو ہے

گویا شعر میں حفیظ جالندھری نے خدا کو باغبان کہہ کر خدا کے تمام کائنات کا محافظ اور پالن ہار ہونے کا خوبصورت اقرار بڑے معنی خیز انداز میں کیا ہے۔

شعر 3:۔

؎ زمین پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اسی کے قدرت کے
بچھائے ہیں اسی داتا نے دستر خواں نعمت کے

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان	:	حمد
شاعر کا نام	:	حفیظ جالندھری
ماخذ	:	انتخاب نعت جلد پنجم

مفہوم: اللہ تعالیٰ نے زمین کو مختلف انواع اجناس اور غذاؤں سے نوازا ہے اور اس زمین پر اس کی نُمو د کے بے شمار نمونے موجود ہیں۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

''حمد'' کے لغوی معنی تعریف کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا ہے۔ یہ ایک قدیم ترین صنفِ سخن ہے۔ فنی اور تکنیکی انداز سے ہٹ کر دیکھیں تو کائنات میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کا آغاز تخلیقِ کائنات سے پہلے ہوا تھا۔ تخلیقِ آدم سے قبل فرشتے شب و روز اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تسبیح و تہلیل میں مصروف تھے۔ تخلیقِ کائنات کے ساتھ ہی کائنات کی ہر شے اللہ کی تعریف میں مشغول ہوگئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس تعریف و توصیف کے انداز میں بھی تنوع آتا گیا اور عربی و فارسی زبان میں حمد یہ شاعری کا رجحان بڑھا۔ اردو میں شاعروں نے اپنے دیوان ترتیب دیتے وقت حمد یہ اشعار سے ابتدا کی۔ شامل نصاب ''حمد'' حفیظ جالندھری کی فکر کا حاصل ہے جس میں شاعر نے مظاہر کائنات کو اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی مسلّم نشانیاں قرار دیتے ہوئے اُسے نظام کائنات کا خالق و مالک بتایا ہے۔

تشریح طلب شعر میں حفیظ جالندھری نے خدا کی خلاّقی اور رزّاقی کی صفت کو نمایاں کیا ہے خدا کا کوئی ظاہری وجود نہیں ہے لیکن اس زمین پر اس کی قدرت کی کئی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں۔ یہ نشانیاں بے شمار مظاہر فطرت کی صورت میں موجود ہیں۔ یہ بے ستون تاروں بھرا آسمان، فضا میں اچھالی ہوئی بے پایہ زمین، میخوں کی طرح گاڑھے ہوئے بلند پہاڑ، پہاڑوں سے گرتے جھرنے، بہتے دریا، چلتی ندیاں، بدلتی رُتوں میں کھلے پھول اور اجناس اگلتے کھیت کھلیان سبھی اہلیانِ عقل و دانش کے لیے خدا کے وجود کا احساس ہی تو ہیں۔ انھیں خدائی ذات و صفات کے ذریعے ہمیں اس ذات بے نشاں کا نشاں ملتا ہے۔ بقول شاعر:

؎ لاکھ پردوں میں بے پردہ تو ہے
سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے

بندے پر خدا کے بے شُمار احسانات ہیں اُس نے بے آباد، ویران اور اُجاڑ زمین کو قابل کاشت بنایا اور پھر، انسان کو اس میں غذائی اجناس اُگانے کے ڈھنگ سکھائے۔ انسان ایک بیج بوتا ہے جسے خدا کئی سو دانوں میں تبدیل کر کے انسان کے غذائی معاملے کو حل فرما دیتا ہے۔

؎ پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اُٹھاتا ہے سحاب

اس زمین پر مُتعدد ترکاریاں اور پھل خدا کے رَازِق ہونے کا ثبوت ہیں۔ خدا روزِ ازل سے انسان پر مہربان رہا ہے لیکن انسان نے ہمیشہ ناشکری کو اپنا وطیرہ بنایا خدا نے انسانی زبان کو نئے نئے ذائقوں سے آشنا کروانے کے لیے بے شمار کھانے عطا کیے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بنی اسرائیل نے غذا کا گلہ کیا تو اِن کے لیے آسمان سے مَن وسَلوٰی کے خوان بھی اُترے خدا ہی تو ہے جو پرندے کو افلاک اور مچھلیوں کو آب میں رزق دیتا ہے۔ حفیظ جالندھری نے خدا کے لیے داتا کا لفظ استعمال کر کے رازق اور رزاقی کا معاملہ ہی حل کر دیا ہے اور یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ انسان، حیوان، چرند، پرند سبھی کا رازق اور داتا خدا ہی ہے۔

شعر 4:۔

(لاہور بورڈ 2014، 2018) دوسرا گروپ، (گوجرانوالہ بورڈ 2015) پہلا گروپ

یہ سرد و گرم، خشک و تر، اُجالا اور تاریکی
نظر آتی ہے سب میں شان اُسی کی ذاتِ باری کی

حوالۂ شعر:۔

(U.B+A.B)

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : حفیظ جالندھری

ماخذ : انتخاب نعت جلد پنجم

مفہوم : سردی و گرمی اور خشکی و تری کے علاوہ روشنی اور اندھیرا سب کچھ خدا کے تخلیق کردہ مظاہرِ فطرت ہیں ان سب میں خدا کی شان جلوہ گر دکھائی دیتی ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔

(U.B+A.B)

''حمد'' کے لغوی معنی تعریف کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا ہے۔ یہ ایک قدیم ترین صنفِ سخن ہے۔ فنی اور تکنیکی انداز سے ہٹ کر دیکھیں تو کائنات میں اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف کا آغاز تخلیقِ کائنات سے پہلے ہوا تھا۔ تخلیقِ آدم سے قبل فرشتے شب وروز اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تسبیح وتہلیل میں مصروف تھے۔ تخلیقِ کائنات کے ساتھ ہی کائنات کی ہر شے اللہ کی تعریف میں مشغول ہوگئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس تعریف وتوصیف کے انداز میں بھی تنوّع آتا گیا اور عربی وفارسی زبان میں حمد یہ شاعری کا رجحان بڑھا۔ اردو میں شاعروں نے اپنے دیوان ترتیب دیتے وقت حمد یہ اشعار سے ابتدا کی۔ شامل نصاب ''حمد'' حفیظ جالندھری کی فکر کا حاصل ہے جس میں شاعر نے مظاہر کائنات کو اللہ تعالیٰ کی حکمت وقدرت کی مسلم نشانیاں قرار دیتے ہوئے اُسے نظامِ کائنات کا خالق ومالک بتایا ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں شاعر حفیظ جالندھری خدا کو قادرِ مُطلق اور خالقِ کُل قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان کے لیے بے شمار مظاہر فطرت کائنات میں چاروں طرف پھیلا رکھے ہیں۔

ے اُسی کا ہی جلوہ ہے چاروں طرف
ہزاروں نشاں ہیں ہزاروں طرف

حدیث قُدسی کا مفہوم ہے خدا فرماتا ہے کہ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا کوئی نہ جانتا تھا میں کون ہوں لہٰذا میں نے چاہا کہ خود کو عیاں کردوں اس لیے اپنے نور سے میں نے نورِ نبوت تخلیق کیا اور پھر اسی نور سے کچھ حصہ لے کر تمام کائنات تخلیق کر دی یوں یہ کائنات میرے ہی نور کا ایک مظہر ہے۔ اس حدیث قُدسی کی روشنی میں خدا ہر شے کا خالق ہے اور مظاہر فطرت میں اُس کی جلوہ گری ہے۔ وہ بدلتی ہوئی رُتوں کا مالک ہے۔ زمین پر سردی، گرمی کے موسم اُسی نے تخلیق کیے ہیں۔ زمین پر موجود خشکی کا حصہ انسانی حیات کے لیے اُسی نے تخلیق کیا ہے اور وہی ہے جو انسانی زندگی کی تکمیل کے لیے سمندروں کو رواں کیے ہوئے ہے گویا زمین پر خشکی وتری اور اس سے وابستہ ہر قسم کی مخلوق خدا کی عمدہ تخلیق کا ثبوت ہے۔ خدا ہی ہے جو خشکی پر کھیت کھلیانوں میں اجناس اُگاتا ہے اور زیرِ آب مچھلیوں کو

www.ilmkidunya.com

انسانی خوراک کے لیے پالتا ہے۔ انسان کی زندگی رات دن کے محور میں گھومتی ہے دن انسان کے مشاغل کی تکمیل کے لیے اور رات سکون کے لیے خدا نے ہی بنائی ہے کسی اور کے بس میں نہیں ہے کہ وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں تبدیل کر سکے گویا دن کا اُجالا اور رات کی تاریکی خدا ہی کے حکم کے تابع ہیں۔

؎ بے حجابی یہ کہ ہر ذرے میں ہے جلوہ آشکار
اور حجاب ایسا کہ صورت آج تک نادِیدہ ہے

شعر 5:۔

لاہور بورڈ (2017) دوسرا گروپ

؎ وہی ہے کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق
نَباتات و جَمادات اور حَیوانات کا خالق

حوالۂ شعر:۔

(U.B+A.B)

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : حفیظ جالندھری

ماخذ : انتخاب نعت جلد پنجم

مفہوم : اللہ تعالیٰ کائنات اور اس میں موجود نباتات و جمادات اور انسان و حیوانات غرضیکہ ہر مخلوق کا خالق ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔

(U.B+A.B)

''حمد'' حمد کے لُغوی معنی تعریف کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا ہے۔ یہ ایک قدیم ترین صنفِ سخن ہے۔ فنی اور تکنیکی انداز سے ہٹ کر دیکھیں تو کائنات میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کا آغاز تخلیقِ کائنات سے پہلے ہوا تھا۔ تخلیق آدم سے قبل فرشتے شب و روز اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تسبیح و تہلیل میں مصروف تھے۔ تخلیقِ کائنات کے ساتھ ہی کائنات کی ہر شے اللہ کی تعریف میں مشغول ہوگئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس تعریف و توصیف کے انداز میں بھی تنوّع آتا گیا اور عربی و فارسی زبان میں حمد یہ شاعری کا رجحان بڑھا۔ اردو میں شاعروں نے اپنے دیوان ترتیب دیتے وقت حمد یہ اَشعار سے اِبتدا کی۔ شاملِ نصاب ''حمد'' حفیظ جالندھری کی فکر کا حاصل ہے جس میں شاعر نے مظاہر کائنات کو اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی مُسلّم نشانیاں قرار دیتے ہوئے اُسے نظامِ کائنات کا خالق و مالک بتایا ہے۔

زیرِ نظر شعر میں شاعر حفیظ جالندھری نے خدا کو خَالقِ کُل قرار دیا ہے۔ حفیظ ایک قادرُ الکلام شاعر ہیں۔ الفاظ کی جادوگری میں الفاظ اُن کی سحر کاری کی تابع نظر آتے ہیں زیرِ نظر شعر میں اُنھوں نے اللہ کی تخلیقات کو ایک دلکش پیرائے میں بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ خدائے واحد خالق کل ہے۔ زمین و آسماں اور ان کے درمیاں جو کچھ بھی موجود ہے سبھی کچھ خدا کی خلاّقی کا ثبوت ہے۔ صرف یہی ایک جہاں جو ہماری نظروں پر عیاں ہے خدا کی تخلیق نہیں بلکہ اس کے علاوہ تمام وہ جہان جو ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں خدا ہی کے تخلیق کردہ ہیں۔ بقول شاعر

؎ نہیں موقوف خلاقی تیری صرف اس ایک جہاں پر
کیے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے

شاعر کا کہنا ہے کہ سطح زمین پر لاتعداد حشرات الارض، پرندے جانور اور انسان اللہ کی مخلوقات ہیں جن کو خدا نہ صرف تخلیق کرتا ہے بلکہ ان کا نظام حیات بھی ترتیب دیتا ہے شجر، حجر اور جن و اُنس بھی خدا کی مخلوقات ہیں جو خدا کے حکم کے تابع زندگی بسر کرتے ہیں اس دنیا میں لاکھوں افراد آئے اور چلے گئے لیکن نظام حیات خدا کے حکم سے چلتا آ رہا ہے خدا ہی ہے جس نے ہر طرح کے جانور پیدا کیے جن میں کچھ مفید بھی تھے اور کچھ مُضر بھی۔ جن جانوروں سے انسانی حیات کو خطرہ لاحق ہوا وہ ختم کر دیئے گئے اور پھر ان کی جگہ اور جانور تخلیق کے عمل سے گزرے خدا ہی نے کئی قسم کے پہاڑ معدنیات سے بھر کر زمین پر گاڑ دیئے

www.ilmkidunya.com

وہی ہے جو ہر قسم کی لکڑی کے درختوں سے زمین کو سجائے ہوئے ہے۔ گویا کہ اُس کی ذات باری کے کئی رنگ ہیں جن میں وہ اپنی تمام تر ذات وصفات سے نمایاں ہوتا ہے۔ بقول شاعر:

تُو خالق ہے ہر شے کا یاحي یا قیوم
ہر پل تیرا رنگ نیا یاحي یا قیوم

شعر 6:۔

(گوجرانوالہ بورڈ 2014) دوسرا گروپ

وہی خالق ہے دل کا اور دل کے نیک ارادوں کا
وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا

حوالۂ شعر:۔

(U.B+A.B)

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : حفیظ جالندھری

ماخذ : انتخاب نعت جلد پنجم

مفہوم : اللہ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے اجداد کا خالق ہے ہمارے دل میں پیدا ہونے والے عزائم بھی اُسی کے تابع ہیں۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔

(U.B+A.B)

زیرِ نظر شعر میں شاعر حفیظ جالندھری نے اللہ تعالیٰ کو خالقِ کُل قرار دیا ہے۔ یہ کائنات کروڑوں اربوں سالوں سے قائم ہے اور حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک اس میں لاکھوں کروڑوں لوگ آئے ہیں۔ ان تمام لوگوں کو پیدا کرنے والا اللہ ہی تھا اور اب بھی جو لوگ اس دنیا میں جنم لے رہے ہیں ان سب کا خالق بھی خدائے واحد ہے شاعر کا کہنا ہے کہ ہم سے پہلے اس دنیا میں نسل در نسل جتنے بھی لوگ آتے رہے ہیں۔ اُن کی پیدائش بھی خدا کے بیان کردہ ایک حرفِ کُن سے ہوتی تھی۔ قرآن میں ہے۔

اِنَّمَآ امرُہٗ اِذآ اِرَادَ شیاًان یقولَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنO

''اس کا امر (تخلیق) فقط یہ ہے کہ جب وہ کسی شے کو (پیدا فرمانا) چاہتا ہے تو اسے فرماتا ہے ہوجا' یہیں وہ فوراً (موجود یا ظاہر) ہوجاتی ہے۔''

اور اب بھی جو لوگ جنم لے رہے ہیں وہ خدا ہی کے حرفِ کُن سے پیدائش کے عمل سے گزر رہے ہیں انسان کی پیدائش تو ایک طرف انسانی دل میں پیدا ہونے والے عزم بھی اُسی کے تابع ہیں۔ اُسے ان کی بھی مکمل خبر ہے گویا انسانی جسم اور روح و دل پر بھی خدا کا غلبہ ہے۔ بقول شاعر

ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب جلال تیرا

شعر 7:۔

(گوجرانوالہ بورڈ 2015) دوسرا گروپ

بشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے
محمد مصطفیٰ کے نام پر شیدا کیا جس نے

حوالۂ شعر:۔

(U.B+A.B)

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : حفیظ جالندھری

ماخذ : انتخاب نعت جلد پنجم

www.ilmkidunya.com

مفہوم : اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا اور پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کا دیوانہ بنا دیا۔ (U.B+A.B)

تشریح:- (U.B+A.B)

زیرِ تشریح شعر میں شاعر حفیظ جالندھری نے انسانی پیدائش کے مقصد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کائنات کے ظہور کے متعلق حدیث قُدسی کا مفہوم ہے کہ خدا ایک پوشیدہ خزانہ تھا اُس نے چاہا کہ خود کو عیاں کرے تو اُس نے اپنے نور سے نورِ نبوت بنایا پھر اسی نور کا کچھ حصہ لے کر اس سے تمام کائنات تخلیق کر دی۔ یوں یہ کائنات نہ صرف اللہ اور آپ ﷺ کے نور کی ایک جھلک ہے بلکہ آپ ﷺ وجۂ تخلیق کائنات بھی ہیں۔ حفیظ جالندھری نے انسانی پیدائش کے متعلق حدیث رسول کریم ﷺ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بشر کی آپ ﷺ سے محبت کے تعلق کو ظاہر کیا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے

مَامِنْ مولودٍ الایولد علی الفطرةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْیُنصِّرَنہٖ اَوْملجسانِہٖ.

(صحیح بخاری)

ترجمہ:

''ہر وہ بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت (فطرت اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ اس کے والدین ہیں جو اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بناتے ہیں۔''

یوں ہر بچہ جب فطرتِ اسلام پر پیدا ہونا خدا کی طرف سے ایک فطری امر ہے لہٰذا آپ ﷺ سے دیوانہ وار محبت بھی اسی فطری امر کا ایک تسلسل ہے۔ اس لیے حفیظ جالندھری بیان کرتے ہیں کہ یہ خدا کا احسان ہے کہ اُس نے انسان کو فطرت اسلام پر پیدا کر کے اسے آپ ﷺ کے نام پر فدا ہونے کا جذبہ عطا کیا ورنہ شاید انسان اپنے مقصد تخلیق سے بہت دور رہتا۔ بقولِ شاعر:

محمد مصطفیٰ کی رحمت اللعالمینی سے
بڑھائی یا رب اپنے لطف و احسان کی شاں تو نے

(U.B+A.B)

مشقی سوالات

سوال نمبر ا۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف): اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات کون سا ایک لفظ کہہ کر بنائی ہے؟

جواب: **تخلیق کائنات کا راز**

اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات حرف ''کُن'' کہہ کر بنائی ہے۔

(ب): اللہ تعالیٰ نے انسان کو کن نعمتوں سے نوازا ہے؟ چند ایک تحریر کیجیے۔

خدا کی عطا کردہ نعمتیں

دنیا کے تمام مظاہر یعنی زمیں پر موجود پہاڑ، درخت، جنگل، دریا اور سمندر، یہ سب اس کی قدرت کا نتیجہ ہیں۔ اسی طرح زمین پر اُگنے والے پھل سبزیاں اور دوسرے غلے جو انسان کھاتے ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔

(ج): اُجالے اندھیرے اور خشک وتر کس کے مظاہر کے نمونے ہیں؟

جواب: **اندھیرے اجالے اور خشک وتر میں مظاہر قدرت**

اُجالے اندھیرے اور خشک وتر اللہ تعالیٰ کے مظاہر کے نمونے ہیں۔

(د): حمد میں خالق کی کن مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے؟ لاہور بورڈ (2017) دوسرا گروپ، لاہور بورڈ پہلا گروپ (2017) (گوجرانوالہ بورڈ 2014) پہلا گروپ، (لاہور بورڈ 2016) دوسرا گروپ

جواب: **حمد میں بیان ہونے والی خلائق خدا**

کائنات کی تمام مخلوقات یعنی نَباتات، جَمادات اور حیوانات وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے؟

(ہ): **اس نظم "حمد" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔**

جواب: **حمد کا خلاصہ**

گذشتہ صفحات ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر۲۔ درج ذیل الفاظ سے مصرعے مکمل کریں: (U.B+A.B)

(الف) نظامِ آسمانی ہے اُسی کی حکمرانی سے

(ب) زمیں پر جلوہ آرا ہیں مُظاہر اس کی قدرت کے

(ج) وہی ہے کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق

(د) بشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے

سوال نمبر۳۔ نظم "حمد" کے متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✓) لگائیں (U.B+A.B)

1۔ **نظم "حمد" کس شاعر کی تخلیق ہے؟**

(A) احسان دانش (B) جمیل الدین عالی (C) حفیظ جالندھری (D) جوش ملیح آبادی

2۔ **کائنات کا وجود اللہ تعالیٰ کے:**

(A) احکامات کا نتیجہ ہے (B) چاہنے کا نتیجہ ہے (C) حرفِ کن کا نتیجہ ہے (D) ان سب کا

3۔ **نظامِ آسمانی اور بہارِ جودانی میں کون سی بات مشترک ہے؟**

(A) خالق ایک ہے (B) ردیف ایک ہے (C) دونوں کائنات کا حصہ ہیں (D) ایک ہی نظام کے عناصر

4۔ **یہ عالَم اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے بھر دیا ہے؟**

(A) رنگ و بو سے (B) مخلوقات سے (C) جمادات و نباتات سے (D) ان سب سے

5۔ **ذاتِ باری تعالیٰ کی شان کہاں نظر آتی ہے؟**

(A) اسرد و گرم میں (B) خشک و تر میں (C) اُجالے اور تاریکی میں (D) ان سب میں

6۔ **اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرتِ اسلام پر پیدا کر کے کون سا اور احسان کیا؟**

(A) رزق و صحت دی (B) یہ سب کچھ دیا (C) اسمِ محمد ﷺ کا شیدا کیا (D) عقل و شعور کی دولت دی

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

6	5	4	3	2	1
C	D	D	A	C	C

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۴۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔ (U.B+A.B)

الفاظ	متضاد
شمس	قمر
سرد	گرم
تر	خشک
تاریکی	روشنی
خالق	مخلوق
ثابت	ادھورا

سوال نمبر۵۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے۔ (U.B+A.B)

حرفِ کُن ، صدائے ہاؤہو، کشاکش، بہارِ جاوِدانی، جلوہ، جَمادات، بَشَر

جواب: گزشتہ صفحات پر ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر۶۔ حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔ (U.B+A.B)

جواب: گزشتہ صفحات پر ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر۷۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے۔ (U.B+A.B)

جواب: حَرفِ کُن ، جَمادات ، نَباتات ، بَشَر ، نِعمَت

اضافی سوالات

(U.B+A.B)

سوال نمبر 1۔ شامل نصاب ''حمد'' کس شاعر نے لکھی ہے؟ (لاہور بورڈ 2015) پہلا گروپ

جواب: **حمد کے شاعر سے مراد**

شامل نصاب ''حمد'' حفیظ جالندھری نے لکھی ہے۔

سوال نمبر 2۔ حفیظ جالندھری کی تصانیف کے نام لکھئے۔

جواب: **تصانیف کے نام**

تلخابۂ شیریں، سوز و ساز، حفیظ کے گیت، حفیظ کی نظمیں، چیونٹی نامہ

سوال نمبر 3۔ حفیظ جالندھری کے کلام کی نمایاں خوبیاں کیا ہیں؟

جواب: **کلام کی خوبیاں**

زبان کی صفائی اور سادگی، سوز وگداز اور موسیقیت حفیظ جالندھری کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔

سوال نمبر 4۔ اللہ نے کائنات کو بنا کر کس چیز سے بھر دیا؟

جواب: **کائنات کی گہما گہمی**

خالق نے تمام عالم تخلیق کر کے کشاکش کی صدائے ہاؤہو سے بھر دیا۔

اُسی نے ایک حرفِ کُن سے پیدا کر دیا عالم کشاکش کی صدائے ہاؤہو سے بھر دیا عالم

سوال نمبر 5۔ انسان کو کس فطرت پر پیدا کیا گیا ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2014) دوسرا گروپ، (لاہور بورڈ 2015) دوسرا گروپ

جواب: **انسان کی پیدائشی فطرت**

انسان کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا گیا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

(U.B+A.B)

درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب کی نشاندہی کریں؟

1۔ محمد حفیظ علاقے سے تعلق رکھتے تھے:
(A) ضلع مظفر نگر (یو پی) (B) دہلی (C) جالندھر (D) لاہور

2۔ حفیظ شعر و شاعری کا ذوق رکھتے تھے:
(A) فطری (B) معاشرتی (C) ادبی (D) ذاتی

3۔ حفیظ نے شاگردی اختیار کی:
(A) مولانا الطاف حسین حالی (B) مولانا غلام قادر گرامی (C) مرزا غالب (D) میر درد

4۔ حفیظ نے انتقال کیا:
(A) دہلی میں (B) جالندھر میں (C) لاہور میں (D) مظفر نگر میں

5 زبان کی صفائی اور سادگی، سوز و گداز اور موسیقیت ان کے ۔۔۔۔۔۔۔۔ کی نمایاں خوبیاں ہیں:
(A) دیوان (B) انداز (C) سخن (D) کلام

6۔ حفیظ جالندھری ایک قادرُ الکلام تھے:
(A) شاعر (B) مصنف (C) نقاد (D) مُقرّر

7۔ حفیظ جالندھری کی ایک قابل قدر تخلیق ہے:
(A) سوز و ساز (B) حفیظ کے گیت (C) حفیظ کی نظمیں (D) شاہ نامہ اسلام

8۔ نظم "حمد" کے شاعر ہیں: (گوجرانوالہ 2015) دوسرا گروپ
(A) احسان دانش (B) حفیظ جالندھری (C) میر انیس (D) دلاور نگار

9۔ حفیظ جالندھری کا سنہ پیدائش ہے:
(A) 1900ء (B) 1920ء (C) 1940ء (D) 1982ء

10۔ حفیظ جالندھری کا سنہ وفات ہے:
(A) 1900ء (B) 1982ء (C) 1999ء (D) 2013ء

11۔ نظام ۔۔۔۔۔۔۔ ہے اسی کی حکمرانی سے:
(A) زمینی (B) آسمانی (C) فطرت (D) کائنات

12۔ زمین پر جلوہ آرا ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ اس کی قدرت کے:
(A) مظاہر (B) مخلوق (C) علامات (D) اظہار

13۔ وہی ہے کائنات اور اس کی ۔۔۔۔۔۔ کا خالق:
(A) نباتات (B) جمادات (C) مخلوقات (D) حیوانات

14۔ ۔۔۔۔۔۔ کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جس نے: (لاہور بورڈ 2014) دوسرا گروپ، (گوجرانوالہ بورڈ 2014) پہلا گروپ
(A) آدمی (B) بشر (C) کائنات (D) ذات

15۔ ۔۔۔۔۔۔۔ کے نام پر شیدا کیا جس نے:
(A) اللہ تعالیٰ (B) محمد مصطفیٰ ﷺ (C) انسان (D) مخلوق

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

B	10	A	9	B	8	D	7	A	6	D	5	C	4	B	3	A	2	C	1
										B	15	B	14	C	13	A	12	B	11

www.ilmkidunya.com